رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ — فی پرچہ ا۔

جلد ۳ | ۵ شہادت ۱۳۲۸ھش | ۵ اپریل ۱۹۴۹ء | نمبر ۷۹

موجودہ الاٹمنٹوں کو مزید تین سال کیلئے بحال رکھا جائیگا

کمشنر بحالیات کی تصریحات

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۴ر اپریل۔ آج اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں حکومت مغربی پنجاب کے شعبۂ بحالیات کے کمشنر خان عطار محمد خاں لغاری نے محکمے کی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا پبلک کی طرف سے پیہم اسبارے میں مطالبے کئے جا رہے تھے کہ ناجائز الاٹمنٹوں کی تنسیخ کی جائے۔ جائز بے خانماؤں کو سر چھپانے کے لئے گھروندے اور کام کاج کے لئے دوکانیں وغیرہ دی جائیں۔ اور کہ مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ لہٰذا میں اعلان کرنے میں مسرت محسوس کرتا ہوں کہ حکومت اب اس پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی۔

آپ نے بتایا کہ لاہور کو دس ڈویژنوں میں تقسیم کرکے ہر ڈویژن پر ایک ایک بحالیاتی افسر اور اسسٹنٹ افسر مقرر کیا گیا ہے۔

پالیسی کے مفصل کوائف ذیل ہیں۔

(۱) مکانوں دوکانوں اور غیر رجسٹرڈ کارخانوں کی صورت میں اگر گذشتہ الاٹمنٹیں مہاجرین کی مالی حالت کے مطابق اور جائز ثابت ہوئیں۔ تو پھر بین المستعراتی کانفرنس کے حالیہ فیصلے کے مطابق ایسی تمام الاٹمنٹوں کو زیادہ سے زیادہ مزید تین سال کے عرصہ کے لئے بحال رکھا جائے گا بشرطیکہ چھ ماہ سے زائد عرصہ سے ان مکانوں دوکانوں اور غیر رجسٹرڈ کارخانوں پر مہاجرین جائز طریق پر قابض چلے آ رہے ہوں۔

(۲) مہاجرین کے نام الاٹ شدہ مکانات میں مقامی باشندوں کے لئے کوئی گنجائش نہ ہو گی اگر مکان کا کوئی حصہ مہاجر کی اصل ضرورت کے مقابلے میں فاضل متصور ہوا تو وہ کسی دوسرے حقدار کے نام الاٹ کر دیا جائے گا۔ البتہ دوکانوں کے معاملے میں مہاجرین اور مقامی تاجروں کے جائز اشتراک کی اجازت ہو گی۔ اس قسم کے اشتراک کے لئے حسب سابق ڈپٹی کمشنر کی منظوری لازمی ہو گی۔ لیکن ڈپٹی کمشنر کی آخری منظوری سے قبل بحالیات کی مقامی مشاورتی کمیٹی جو دو مہاجر اور ایک مقامی باشندے پر مشتمل ہوگی۔ مجوزہ اشتراک کی چھان بین کرے گی۔

(۳) وہ لوگ جو مہاجر نہیں اور غیر مسلموں کے مکانوں پر قابض ہیں۔ ان میں سے اکثر کو متروکہ الامکان مکانوں سے نکلنے پر مجبور کیا جائے گا۔ لیکن ان میں سے ایک حصہ کو جو ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء سے پہلے ہندوؤں کے مکانوں میں رہائش رکھتا تھا یا ایسے سرکاری ملازمین۔ جنہیں اور مکانات میسر نہیں ہوئے مکانات میں رہنے دیا جائیگا۔ سرکاری ملازمین کے متعلق یہ اصول برتا جائے گا کہ کسی بھی صورت میں ان کی تنخواہ کے دسواں حصہ سے زیادہ کرایہ

برما میں سرکاری فوجوں کی کامیابی

رنگون ۴ر اپریل۔ برما کی سرکاری فوجوں نے مانڈلے پر پھر قبضہ کر لیا ہے۔ مسلسل دس روز کی شدید مخاصمت کے بعد سرکاری فوجیں کیرن کو پسپا کرنےمیں کامیاب ہوئی ہیں۔ گذشتہ دو ہفتے ہوئے جبکہ کیرن نے اس شہر کو سرکاری فوجوں سے چھینا تھا دوسری سرکاری فوجوں کی پیشقدمی مینو کیطرف مسلسل جاری ہے

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی نا حال علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

افسوس جناب ڈاکٹر محمد اشرف صاحب اسسٹنٹ میڈیکل آفیسر ایڈیشنل پولیس ہسپتال بر ڈوڈ بیرکس لاہور جو بلڈ پریشر کی وجہ سے عرصہ سے صاحب فراش تھے گذشتہ رات فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مرحوم کا جنازہ آج بعد دوپہر پڑھایا۔ احباب مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔

ایران کو پاکستان کا تحفہ

کراچی ۴ر اپریل۔ حکومت پاکستان نے ایران کے صوبہ سیستان میں خوراک کی غیر معمولی کمی کی وجہ سے ایران کو ایک سو ٹن اناج کی پیشکش کی ہے۔ یہ اناج پاکستانی سفیر مقیم زاہدان کے توسط سے بہت جلد بذریعہ ریل بھیجدیا جائیگا

سائنس کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۴ر اپریل۔ لاہور میں ہفتے کے روز سائنس کانفرنس کا انعقاد ہو گا جس میں افغانستان آزاد کشمیر اور پاکستان کے ماہرین سائنس شرکت کریں گے۔ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی خطبہ صدارت پڑھیں گے

مسلم خواتین کی بازیابی کی اپیل!

لاہور ۴ر اپریل۔ مغربی پنجاب مسلم لیگ کے قائم مقام صدر شیخ صادق حسن نے ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم پاکستان پر زور دیا ہے۔ کہ مشرقی پنجاب کی ریاستوں سے مسلم خواتین کو نکالنے کی ہر ممکن کوشش کریں اور اسکو کامیاب بنانے کے لئے ذاتی اثر ورسوخ کو بروئے کار لائیں۔ آپ نے کہا۔ مغربی پنجاب سے غیر مسلم خواتین کی بازیابی کے لئے مسلم لیگ اور حکومت نے ہر ممکن تعاون سے کام لیا ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ۶۰ ہزار مسلم خواتین۔ (جن میں سے اکثر کو ریاستوں میں بھیج دیا گیا ہے) میں سے صرف دس ہزار کو بازیاب کیا جا سکا ہے۔

ہندو پاکستان کے درمیان خوشکن معاہدے

نئی دہلی۔ ۴ر اپریل۔ نئی دہلی میں بین المملکتی کانفرنس تین روزہ انعقاد کے بعد ختم ہو گئی اس میں دونوں مملکتوں کے نمائندوں کے درمیان ۲۷ امور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ ان امور میں پناہ گزینوں کی پنشنوں کی جلد ادائیگی اور اور کیش سرٹیفکیٹوں کی وصولی کے امور بھی شامل ہیں۔ جو فیصلے ہوئے ہیں دونوں حکومتیں عنقریب ان پر مہر توثیق ثبت کر دیں گی۔ اور ان کی تفصیل ۱۹ر اپریل کو شائع کر دی جائے گی۔

۔۔ مکان وصول نہ کیا جائے گا۔

مسلم مہاجرین کی چھوڑی ہوئی جائداد کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مہاجرین کو مشرقی پنجاب سے منقولہ جائداد لانے کے لئے ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ اور ان کی حفاظت کا مناسب بندوبست کیا جائے گا۔

خواتین کی تعلیم و تربیت کا انتظام

کراچی ۴ر اپریل۔ کل بیگم لیاقت علی نے خواتین کے ایک اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے اسبات پر زور دیا کہ دیہات اور شہروں کی ان عورتوں کے لئے جو تعلیم سے بے بہرہ اور ترقی کی منازل سے دور ہیں تعلیم و تربیت کا مناسب انتظام کیا جائے۔ آپ نے کہا ان عورتوں کی اصلاح کے مختلف مراکز کھولنے کی ضرورت ہے۔ جہاں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائی جائے۔

مقامی مزارعین کا ناجائز قبضہ

لاہور ۴ر اپریل۔ حکومت مغربی پنجاب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے۔ کہ بعض مقامی اشخاص نے جو صوبہ سے جانیوالے مالکان کے مزارع تھے۔ متروکہ اراضی پر ناجائز قبضہ کر لیا ہے۔ حکومت نے مقامی افسروں کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ متروکہ اراضی پر ناجائز قابضان کو اراضی سے فی الفور بے دخل کرکے رپورٹ کریں کہ کس قدر اراضی کو دوبارہ حاصل کیا ہے۔ اور کتنے مہاجرین کو اس پر آمادہ کر لیا گیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل
۵ اپریل ۱۹۴۹ء

عقل کا دام

آج دنیا میں بے چینی اور بے اطمینانی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ اگر جلد ہی کوئی تدابیر اختیار نہ کی گئیں۔ تو تمام دنیا تیسری عالمگیر جنگ میں مبتلا ہو جائیگی۔ اور ممکن ہے یہ جنگ انسانوں کی آخری جنگ ثابت ہو۔ کیونکہ تباہ کاری کے ایسے کارگر ہتھیار بن رہے ہیں۔ کہ اگر آئندہ جنگ میں ان کا بے روک ٹوک استعمال ہوا۔ تو یقینی ہے۔ کہ دم زدن میں نہ صرف بڑے بڑے شہر بلکہ علاقے کے علاقے اسی طرح تباہ ہو جائیں گے۔ کہ گویا ان کا کبھی نام و نشان بھی نہ تھا۔ انسان تو کیا کوئی جاندار بلکہ کوئی روئیدگی تک نہیں رہے گی۔ ہیروشیما میں آئندہ تباہی کا گویا نمونہ دکھایا گیا ہے۔

شاید یہ انسان کی مادی ترقی کی آخری حد ثابت ہو۔ سوال یہ ہے کہ کیا انسان نے جن قدرتی طاقتوں پر تسلط حاصل کیا ہے۔ وہ بری ہیں یا انسان ہی بدراہ ہو گیا ہے۔ جواب صاف ہے۔ کہ جب دنیا میں ہلاکت کے یہ مہذب ترین سامان ایجاد نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت بھی تو انسان انسان کو ہلاک کر سکتا تھا لوہے کی دریافت اور اس کے استعمال سے پہلے بھی تو پتھر کے اسلحہ تیار کئے جاتے تھے۔ جن کو شکار کے علاوہ انسانوں پر بھی آزمایا جاتا تھا۔ بے شک ہلاکت اور تباہی آج زیادہ آسان ہو گئی ہے۔ اور اسکی وسعت بہت بڑھ گئی ہے۔ لیکن انسان شروع ہی سے اپنے ماحول کے مطابق اپنا شوق ہلاکت آفرینی پورا کرتا چلا آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ایجادیں زیادہ تر ہلاکت کے سامانوں کی تیاری کے متعلق ہی ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن مادی قوتوں کو زیادہ تر ہلاکت کے لئے استعمال کرنا انسانی ذہنیت کا کرشمہ ہے۔ ورنہ یہ طاقتیں اپنی ذات میں نہ تو اچھی ہیں۔ اور نہ بری۔ اگر انہی طاقتوں کو دنیا کی حقیقی ترقی کے لئے استعمال کیا جائے۔ تو دنیا چند دنوں میں بہشت بن سکتی ہے لیکن انسان دنیا کے ان خزانوں کو جن کو وہ بڑی کاوش اور محنت سے معلوم کر سکا ہے۔ بجائے صحیح ترقی کے لئے استعمال کرنے کے زیادہ تر ایک دوسرے کو تباہ کرنے میں ضائع کر رہا ہے۔ دنیا کی زراعتی اور معدنی پیداوار اتنی وافر ہے کہ اگر ہوشمندی اور دیانت سے کام لیا جائے تو ایک بھی انسان بھوکا یا ننگا نہیں رہ سکتا۔ بلکہ تمام افراد اور اقوام آرام اور چین سے اپنی زندگیاں بسر کر سکتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے۔ کہ آخر اسکی کیا وجہ ہے۔ کہ انسان ان خزانوں کو بجائے زندگی کو زیادہ سے زیادہ پرامن بنانے کے ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے لئے استعمال کرنے کی طرف جاتا ہے۔ حالانکہ اگر آپ فرداً فرداً لوگوں سے پوچھیں۔ تو سبھی امن کے خواہاں نظر آئیں گے۔ شاید ہی کوئی ایسا انسان ہو۔ جو جنگ و جدل کو دل سے پسند کرتا ہو۔ افراد ہی نہیں۔ اقوام کا بھی آپ یہی حال دیکھیں گے۔ بظاہر سب اقوام یہی کہتی ہیں۔ کہ کس طرح دنیا میں امن قائم ہو۔ لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں۔ اور سب قومیں محبت اور آشتی سے رہنا سہنا سیکھ لیں۔ مجلس اقوام کا قیام خود اس پر شاہد ہے۔ کہ مختلف اقوام بھی دنیا میں امن ہی کی حامی ہیں۔ اور ایک بھی ایسی قوم نہیں۔ جو بدامنی چاہتی ہو۔

یہ سب کچھ ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے۔ کہ سب قومیں اس وقت اپنی اپنی جگہ آنے والی جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ایک طرف تو اقوام کے بڑے بڑے لیڈر دنیا کی مرکزی سٹیج پر کھڑے ہو کر امن کا وعظ کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ تو دوسری طرف وہی لیڈر اپنی اپنی قوم کو چست و چوبند کرنے میں مصروف ہیں۔ اطلانتک پیکٹ کی طرح اس لئے ڈال رہے [illegible] کہتے ہیں۔ کہ روس دنیا کو تیسری عالمگیر جنگ میں گھسیٹنے پر تلا ہوا ہے۔ ادھر روس کہتا ہے۔ کہ یہ پیکٹ دفاعی اغراض کے لئے تو محض بہانہ ہے۔ دراصل یہ جنگ کی تیاری ہے۔ اب یہ فیصلہ کون کرے کہ جارحانہ ارادے کس کے ہیں۔ اور کون دفاع کے لئے مجبور ہے کہنے کو تو ہر گروپ یہی کہتا ہے۔ کہ دوسرا لڑنا چاہتا ہے۔ ہم دل سے امن کے حامی ہیں۔ اگر ہم دفاع کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ تو ہم مجبور ہیں۔ مگر اپنی اپنی جگہ نیت دونوں کی خراب ہے۔

آخر یہ قول و فعل میں تضاد کیوں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دونوں طرف سخت بدظنیاں ہیں۔ اور ان بدظنیوں کی جڑ وہ ذہنیت ہے۔ جو خالی خولی دانشمندی کی اساس پر چند گذشتہ صدیوں سے مغربی دنیا میں نشوونما پاتی رہی ہے۔ اور جو اب مشرق کو بھی اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اسی ذہنیت کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اخلاقی اقدار بالکل الٹ گئی ہیں۔ کیونکہ جو مابعد الطبیعیاتی بنیاد اخلاقی اقدار کا سہارا تھی۔ وہ نیچے سے کھسک گئی ہے۔ ایسی صورت میں لازمی تھا۔ کہ دنیا کا قیام امن مادی طاقت پر آ رہتا۔ جو ایک نہایت کمزور چیز ہے۔ اور اسکی زیادہ سے زیادہ کامیابی کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ انسان انسان تو کیا حیوان بھی نہ رہے۔ بلکہ دوسری اندھی طاقتوں کی طرح ایک اندھی طاقت بن جائے۔ اسی لئے دنیا کی موجودہ مصائب کا باعث انسانیت کا بتدریج زوال ہے۔ اور یہ انسانیت کا زوال خدا پرستی کی بجائے عقل پرستی کی ترقی کی وجہ سے ہوتا چلا جا رہا ہے۔

بے شک انسان شروع ہی سے باہم دست و گریباں ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر جو نازک صورت اب پیدا ہو گئی ہے۔ وہ شاید کیفیت اور کمیت دونوں کے لحاظ سے کبھی پہلے نہیں ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا اپنے اس دور میں مادی ترقی کی اس حد کمال تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اب آگے ایک قدم بڑھانا بھی اسکی فوری تباہی کا موجب ہوگا۔ اور اگر اب فوراً کانٹا بدلا نہ گیا۔ تو آخری تصادم لازمی ہے۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ کرہ ارضی ہی عالمی انشقاق کا شکار ہو جائے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان اپنی عقل کے دام میں گرفتار ہو گیا ہے۔ جب تک یہ دام نہ ٹوٹے گا۔ اس وقت تک آخری تباہی کا خطرہ لگا رہے گا۔ اور اس دام کو توڑنا اسکی اپنی طاقت سے باہر ہے عقل رشتہ حیات میں گرہیں تو ڈال سکتی ہے۔ مگر ان کو کھول نہیں سکتی۔ جتنا کھولنے کی کوشش کرے گی۔ ان کو اور بھی مضبوط کرتی جائیگی۔

ع کہ کس نہ کشود و نکشاید بہ حکمت ایں معمہ را

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

ہم نے "الفضل" کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ معاصر "زمیندار" اور معاصر "آزاد" کے دفتروں میں بھی ہمارے تبلیغی مشن موجود ہیں۔ اور کہ ان مشنوں پر ہمارا کچھ خرچ نہیں ہو رہا۔ بلکہ وہ چند پرچے زیادہ فروخت کر کے خود ہی اپنا خرچ پورا کر لیتے ہیں۔ یاد رہے۔ کہ یہ طریق ہمارے لئے اور بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس طرح ہماری تبلیغ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ رہی ہے۔ اس ضمن میں یہ بات باعث خوشی ہے۔ کہ معاصر "آزاد" کی سرگرمیاں اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اور بجائے تیسرے دن کے اب یہ ہر روز کچھ نہ کچھ تبلیغی کام کرتا رہتا ہے۔ آج ہم اسکی صرف ایک دن کی کارگذاری ہدیہ ناظرین کریں گے۔ اس سے ناظرین کو صحیح اندازہ ہو جائے گا۔ کہ معاصر کتنا اہم کام سرانجام دے رہا ہے۔

حضرت مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جرمن نومسلم عبد الشکور کنزے کی ربوہ میں تشریف آوری پر جو اجتماع ہوا۔ اس میں ایک تقریر کے دوران میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا کا ذکر کیا تھا۔ اور فرمایا تھا۔ کہ

آج سے پچاس سال پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف "ازالہ اوہام" میں اپنی ایک رؤیا کا ذکر کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ آپ نے دیکھا۔ کہ میں لنڈن میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور میں نے کچھ سفید رنگ کے پرندے پکڑے ہیں۔ سفید پرندوں سے مراد مسیح علیہ السلام کی ماننے والی سفید رنگ کی قوم ہے۔ اور آپ (عبد الشکور کنزے) اس قوم سے آئے ہیں۔ اس لئے آپ خوش قسمت ہیں۔ کہ ان پرندوں میں سے ایک پرندہ ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس رؤیا کو پورا کرنے والے ہیں۔

ناظرین کرام بتائیں۔ کہ اگر معاصر "آزاد" ہمارا تبلیغی کام بخوشی نہ کر رہا ہوتا۔ تو حضرت مولوی تاج الدین صاحب کی یہ تقریر اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان رؤیا ان لوگوں کے کانوں تک کس طرح پہنچ سکتی۔ جن کو ہر بار تہدید کی جاتی ہے۔ کہ "الفضل" کا پڑھنا کفر ہے۔ حضرت مولوی تاج الدین صاحب لاکھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قاضی ہی سہی اور لاکھ الفضل ان کی تقریروں کو اچھال اچھال کر اپنے کالموں میں شائع کرے۔ ہمارے لئے بھلا یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ احراریوں یا اسی قماش کے لوگوں کو جو "آزاد" ہی پڑھتے ہیں۔ یہ رؤیا اور اس کے اس طرح لفظ بلفظ پورا ہو جانے کے متعلق اطلاع پہنچا سکتے۔ یہ کام تو "آزاد" اور صرف آزاد ہی کر سکتا تھا۔ چنانچہ معاصر نے مورخہ ۱۹ مارچ کے پرچہ میں ایک نوٹ میں یہ حصۂ تقریر شائع کیا ہے۔

یہی نہیں۔ کہ معاصر نے صرف خبر پہنچانے تک ہی اکتفا کیا ہے۔ اس نے اس سے بہت زیادہ کام کیا ہے۔ اگرچہ خبر پہنچا دینا بھی بڑا اہم کام ہے۔ کیونکہ بعض سعید روحوں کے لئے تو اتنا ہی کافی ہوتا ہے۔ کہ ان کو صداقت کی اطلاع مل جائے۔ وہ اتنی ہی روشنی سے راہِ ہدایت معلوم کر لیتی ہیں۔ لیکن معاصر کا حقیقی کام جو اس ضمن میں ہے۔ وہ ان کی مندرجہ ذیل حاشیہ آرائی سے واضح ہوگا۔ معاصر رقمطراز ہے:۔

"ذرا غور فرمائیے۔ ایک جرمن کو جانور بنایا اور گھیر گھار کے مرزائیت کے چڑیا خانے میں لے آئے۔ کہاں جرمنی اور کہاں لنڈن؟ کس خوبصورتی سے پرندہ اڑا کر ڈانڈے ملائے ہیں۔ اور دیکھئے پیشگوئی کو کس طرح فٹ کیا ہے۔ ابھی تو ان پیشگوئیوں کا اچھا خاصہ پلندہ باقی ہے۔"

اس طرز گفتگو کی افادیت سے معاصر بھی ضرور آگاہ ہوگا۔ لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر قرآن کریم نازل کرنے والا تو اسکی افادیت سے اچھی طرح آگاہ ہے۔ اسی لئے وہ فرماتا ہے:۔

وحاق بالذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزءون

یہی حقیقی کام ہے۔ جو دراصل معاصر سرانجام دے رہا ہے چنانچہ مخالفین کا یہی اندازِ کلام ہے۔ جو سعید روحوں کو زیادہ سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کو کذب و صدق کی شناخت کے قابل بناتا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ ان کے سینوں میں دریافت صداقت کے جذبہ کے شعلے بھڑکا دیتا ہے۔ بیشک بیشک معاصر نے یہ لوگوں کو ہنسانے کے لئے لکھا ہے۔ مگر سعید روحیں اسکو پڑھ کر اکثر روئی ہونگی یہ بھی ایک مخفی تدبیر ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے راستبازوں کے کام کی توسیع کے لئے کرتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر یہ لوگ نہ ہوں۔ تو سنجیدگی اور متانت کا دم ہی گھٹ جائے۔ آخر اسکو بھی مسکرانے کا موقع تو کبھی نہ کبھی ملنا چاہیئے۔ اسی لئے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون

ایک سعید روح جب معاصر کی یہ تحریر پڑھیگی۔ تو وہ ان دو باتوں میں ضرور امتیاز کریگی۔ کہ رؤیا میں سفید پرندے پکڑنے سے مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ سمجھا۔ کہ یورپ کے سفید رنگ لوگ اسلام کے حلقہ بگوش ہوں گے۔ مگر معاصر "آزاد" نے ان سفید پرندوں کو چڑیا گھر پہنچا دیا ہے۔ اکبر الٰہ آبادی نے کیا خوب کہا ہے۔

ع ہنس کے کہنے لگے مرے اک دوست ❊ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھُوَالنَّاصِرُ

جماعت احمدیہ اور حکومت مجاز کی وفاداری

- از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ -

"سٹیر پنجاب" میں ایک مضمون چھپا ہے۔ اس کے ایک حصہ کا جواب "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے۔ لیکن ایک حصہ ایسا ہے۔ جس کا جواب میری طرف سے شائع ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر صاحب میری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں۔ کہ گویا میں نے کہا ہے کہ قادیان کے احمدیوں کو گورنمنٹ کا وفادار رہنے کا میں نے حکم دیا ہے۔

"سٹیر پنجاب" نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ اسکے تو یہ معنے ہیں۔ کہ جب تک حکم ہے وہ وفادار رہیں گے۔ جب امام جماعت احمدیہ کا حکم نہیں رہے گا وہ وفادار نہیں رہیں گے۔ یہ بات کہ میں نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ کہ میں نے قادیان کے احمدیوں کو حکومت ہند کا وفادار ہو کر رہنے کا حکم دیا ہے سراسر خلاف واقعہ ہے۔ میرے مضمون میں ایسا کوئی فقرہ نہیں اور چونکہ ہندوستان یونین کا باشندہ کوئی احمدی ہندوستان کا باغی نہیں۔ اس لئے مجھے ایسا حکم دینے کی ضرورت بھی پیش نہیں آ سکتی تھی

ہماری جماعت کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اسلام کے رو سے جس حکومت میں بھی کوئی شخص رہے۔ اس حکومت کا اسے وفادار رہنا چاہیئے۔ اگر کبھی حالات خلاف ہو جائیں اور وہ وفادار نہ رہ سکے۔ تو اسے اس ملک سے ہجرت کر جانی چاہیئے۔ انگریزوں کے زمانہ میں اس عقیدہ کی وجہ سے ہندوؤں سکھوں اور مسلمانوں نے ہماری مخالفت بھی کی۔ لیکن ہم نے یہ عقیدہ نہیں بدلا۔ کیونکہ عقائد کو بدل دینا کسی انسان کے اختیار میں نہیں عقائد خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں۔ وہ ان کو خدا ہی بدل سکتا ہے۔

ہمارے نزدیک قرآن کریم کی تعلیم کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔

ہم بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بھی قرآن کریم کی تعلیم کا بدلنے والا نہیں مانتے۔ بلکہ اس کا خادم مانتے ہیں۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے وہ اسلام کے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کو بھی تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ جب بانیٔ سلسلہ احمدیہ بھی کسی حکم کو تبدیل نہیں کر سکتے تھے۔ تو پھر ان کا کوئی خلیفہ خواہ وہ کتنا بڑا ہو۔ کسی حکم کو کس طرح تبدیل کر سکتا ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ ہندوستان یا پاکستان کے احمدیوں کی اپنی حکومتوں سے وفاداری اسی وقت تک ہوگی جب تک امام جماعت احمدیہ ان کو ایسا کرنے کا حکم دیتا ہے اول درجہ کی حماقت اور بے وقوفی ہے۔ اس معاملہ میں امام جماعت احمدیہ کوئی حق ہی نہیں رکھتا۔ اسلامی تعلیم کو دہرانا اس کا کام ہے۔ وہ اسے بدل نہیں سکتا۔ اگر کسی وقت جماعت احمدیہ کا امام کسی ملک کی جماعت کو یہ حکم دے کہ تم اپنی حکومت کے وفادار نہ رہو۔ تو اسکے معنے یہی نہیں ہونگے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کے وفادار نہ رہو۔ بلکہ احمدیہ جماعت کے مذہبی مسلمات کے رُو سے اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ تم نعوذ باللہ من ذالک قرآن کریم اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار نہ رہو۔ اور کیا کوئی نائب اپنے افسر کے حکموں کو بدل سکتا ہے۔ خلیفہ بے شک جماعت کا امام ہے۔ لیکن وہ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تابع ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تابع ہے۔ قرآن کریم کا تابع ہے اللہ تعالےٰ کا تابع ہے اسے اپنے بالا افسروں کے احکام بدل دینے کا حق ہی کہاں ہے۔ پس یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ قادیان کی وفاداری چونکہ امام جماعت احمدیہ کے حکم کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو پاکستان میں رہتا ہے۔ اس لئے ان کی وفاداری پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ ایک خلاف عقل قول ہے۔ حکومت کی وفاداری کا حکم ہمارے نزدیک قرآن کریم کا حکم ہے۔ اور قرآن کریم خدا تعالےٰ کی کتاب ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کی جس حکومت میں بھی کوئی احمدی رہتا ہے۔ اس حکومت کا اس کو وفادار رہنا چاہیئے۔ کوئی خلیفہ یہ حق نہیں رکھتا۔ کہ وہ اس حکم کو بدل دے۔ کیونکہ خلیفہ ڈکٹیٹر نہیں ہے۔ وہ نائب ہے اور نائب اپنے سے بالا حکام کے احکام کا ویسا ہی فرمانبردار ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوسرے لوگ۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے

دو تازہ رویا

فرمودہ ۳ اپریل ۱۹۴۹ء

(۱)

فرمایا "میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک شخص جو اس طرح کھڑا ہے۔ جیسے حضرت مسیحؑ کی صلیب پر تصویر لٹکی ہوئی ہوتی ہے۔ میں نے اسکے پیٹ پر پستول کا فائر کیا۔ اور اس کے پیٹ کے عین وسط میں گولی لگی۔ پھر دوسرا فائر کیا۔ تو گولی اسکے پیٹ کے وسط سے ذرا نیچے لگی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ایک اور شخص جو اسی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اس کا دشمن ہے یا دوست میں اسکو پکڑ کر ایک طرف لے گیا۔ اور اس کے سر کی پشت پر پستول کا فائر کیا۔ گولی اسکے سر کے پچھلے حصہ پر لگی۔ اور اس کے سر میں سے دھواں نکلنا شروع ہوا یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا اسکے سر میں بھس بھرا ہوا ہے۔ پستول چلنے کی آواز وغیرہ اس طرح کی نہیں ہے۔ جس طرح مادی پستول کی ہوتی ہے۔ بلکہ وہ کوئی غیر معمولی قسم کی چیز معلوم ہوتی ہے۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ ایک غیر مبایع ہے اس سے میں گفتگو کر رہا ہوں۔ اور اس وقت میں یہ کہہ رہا ہوں کہ تم نے تو کہا تھا۔ کہ پچاسی فیصدی آدمی ہمارے ساتھ ہیں لیکن پھر بھی خدا تعالےٰ نے ہمیں فتح دی۔ اس پر وہ کہتا ہے کہ پچاسی نہیں ہم نے پچپن کہا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ پچپن ہی سہی۔ بہرحال کثرت تو تم میں تھی"۔

کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کر دے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) حضرت والد صاحب مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری آنکھ کے اپریشن کے بعد اپنے مکان میں واپس آ چکے ہیں۔ زخم ابھی تک مندمل نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ (کیپٹن محمد اسحاق بقاپوری)

(۲) چوہدری عبد الواحد صاحب کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اب پٹی کھولنے پر معلوم ہوا ہے کہ ہڈی جڑ گئی ہے۔ مگر کمزوری بہت ہے گاہے گاہے ضعف قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کو سخت چوٹ آئی تھی۔ اب خدا کے فضل سے کچھ افاقہ ہو کر میوہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار محمد شفیع احمدی کلرک چیفس کالج لاہور

مقدمہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

لیگوس نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین جماعت کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنے سلسلہ کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (وکیل التبشیر)

وصلِ الٰہی کی حقیقت

از حضرت پیر منظور احمد صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن

(۲)

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو نقل کرتا ہوں جس سے ثابت ہے کہ یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہے حضور توضیح مرام کے صفحہ ۳۳ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ مجموعہ عالم خدا تعالےٰ کے لئے بطور ایک اندام کے واقع ہے"

اور اس سے چند سطر اوپر فرمایا:۔

"خدائے عزّ و جلّ کے ساتھ اس کی تمام مخلوقات اور جمیع عالموں کا جو علاقہ ہے وہ اس علاقہ سے مشابہ ہے جو جسم کو جان سے ہوتا ہے"

پھر اس سے چند سطر بعد فرمایا:۔

"پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے اور اسی وجہ سے وہ قیوم العالمین کہلاتا ہے...... ہر ایک ارادہ اس قیوم کا خواہ وہ ظاہری ہے یا باطنی۔ دینی ہے یا دنیوی اسی مخلوقات کے توسط سے ظہور پذیر ہوتا ہے اور کوئی ایسا ارادہ نہیں کہ بغیر اس وسائط کے زمین پر ظاہر ہوتا ہو"

پھر اسی صفحہ میں حضور اپنے آپ کو وجودی مذہب سے الگ کر کے فرماتے ہیں کہ:۔

"اگرچہ میں صاحب خصوص کی طرح حضرت واجب الوجود کی نسبت یہ تو نہیں کہتا ہے خَلَقَ الْاَشْیَاءَ وَھُوَ عَیْنُھَا۔ مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ خلق الاشیاء وھو کعینھا۔ ھٰذَا الْعَالَمُ کَصَرْحٍ مُمَرَّدٍ مِنْ قَوَارِیْرَ۔ وَمَاءُ الطَّاقَۃِ الْعُظْمٰی یَجْرِیْ تَحْتَھَا وَیَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ۔ یُخَیَّلُ فِیْ عُیُوْنٍ نَاظِرَۃٍ کَاَنَّھَا ھُوَ۔ یَحْسَبُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُؤَثِّرَاتٍ بِذَاتِھَا وَلَا مُؤَثِّرَ اِلَّا ھُوَ۔ حکیم مطلق نے میرے پر یہ راز سربستہ کھول دیا ہے کہ یہ تمام عالم مع اپنے جمیع اجزا کے اس علّت العلل کے کاموں اور ارادوں کی انجام دہی کے لئے سچ مچ اس کے اعضاء کی طرح واقع ہے جو خود بخود قائم نہیں بلکہ ہر وقت اس روح اعظم سے قوت پاتا ہے جیسے جسم کی تمام قوتیں جان کے طفیل ہوتی ہیں"

اس ارشاد سے صاف ثابت ہے کہ یہ جہان خدا تعالےٰ کے لئے بمنزلہ جسم کے ہے۔ اور اس ارشاد کے ایک پہلو سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ فاعل حقیقی خدا تعالےٰ ہے۔

اگر کہا جائے کہ مجازی وصل میں تو معشوق اپنے جسم کے بہا بہت قریب نظر آتا ہے کیونکہ وہ اپنے جسم کے اندر ہی محدود ہے جسم سے باہر نہیں اس لئے روح اور جسم میں فرق نہ معلوم ہونے کی وجہ سے مجازی وصال عورت کا ہی وصل سمجھا جاتا ہے لیکن وصل الٰہی میں نعمتوں سے لذت لیتے وقت خدا تعالےٰ قریب نظر نہیں آتا۔ لہٰذا نعمتوں سے لذت لیتے وقت کس طرح اپنے آپ کو واصل باللہ سمجھا جائے؟

حواب:۔ واضح ہو کہ یہ صرف ایمان اور یقین اور معرفت کی کمی کی وجہ سے ہے کہ نعمت سے لذت لیتے وقت خدا تعالےٰ کو نعمت کے قریب نہیں سمجھا جاتا۔ حالانکہ جس قدر عورت اپنے جسم کے قریب ہے خدا تعالےٰ اس سے زیادہ دوسری نعمتوں اور اشیاء کے قریب ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید اور فرمایا واذا سالک عبادی عنّی فانّی قریب۔ اور فرمایا وھو معکم این ما کنتم۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے بھی جس کی نقل اوپر کی گئی یہی ثابت ہے چنانچہ اس تحریر کا ایک فقرہ یہ ہے۔ خلق الاشیاءَ وھو کعینھا۔ اس جملہ کا مطلب بھی یہی ہے یعنی یہ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق اشیاء کے اس قدر قریب ہے اور اس کا ان پر اس قدر شدید تصرف ہے کہ خدا تعالےٰ ان چیزوں کا عین معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حرف کاف سے جو عینھا کے اوپر ہے ظاہر ہے کہ دراصل وہ ان کا عین نہیں بلکہ کمال قرب اور کمال تصرف کی وجہ سے دھوکہ لگتا ہے کہ یہ چیزیں ہی خدا ہیں۔ چنانچہ حضور اسی جگہ فرماتے ہیں کہ "یُخَیَّلُ فِیْ عُیُوْنٍ نَاظِرَۃٍ کَاَنَّھَا ھُوَ" یعنی یہ کوتہ بینوں کی غلطی ہے کہ وہ سورج اور چاند اور ستاروں کو قائم بالذات اور فاعل بالذات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سورج اور چاند اور ستارے اور دنیا کی دوسری اشیاء مانند ایک شیشہ کے تختے کے ہیں جس کے نیچے طاقت عظمےٰ کا پانی بہ رہا ہے اور ان تمام اشیا سے جس طرح چاہتا ہے کام لے رہا ہے۔ یہ اشیاء خود کچھ نہیں کرتیں بلکہ جو کچھ بھی دنیا میں ہو رہا ہے وہ پانی یعنی خدا تعالےٰ کی قدرت اور طاقت کا ہاتھ کر رہا ہے۔ لیکن کوتاہ بین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اشیاء ہی خدا ہیں اور قائم بالذات اور مؤثر بالذات ہیں۔ کیونکہ انہیں شیشے کے تختے کے نیچے کا پانی نظر نہیں آتا جو ان اشیاء سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے رہا ہے۔ وحدت وجود کا مذہب اسی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوا۔ یہ لوگ خدا کو اشیاء سے الگ نہیں کر سکے اور خالق اور مخلوق کو ایک ہی شے بنا دیا۔ حالانکہ خالق یعنے خدا تعالےٰ ازلی اور غیر مخلوق اور غیر محدود ہے اور دنیا کی تمام اشیا مخلوق ہونے کی وجہ سے نوپید اور حادث اور محدود ہیں۔ نیز مخلوقات کی بنیاد اور منبع عدم ہے کیونکہ خدا تعالےٰ نے مخلوقات کو نیست سے ہست کیا پس مخلوق [illegible] خدا تعالےٰ کے مقابل میں مستقل حیثیت کس طرح رکھ سکتی ہے؟ مستقل حیثیت تو اس چیز کی ہو سکتی ہے جو خدا تعالےٰ کی طرح غیر مخلوق ہو اور ازلی ہو۔ غرض وجودی فرقہ نے دنیا کی اشیاء کو جو دراصل خدا تعالےٰ کے مقابل میں ہیچ اور معدوم محض وجود کی حیثیت دے کر خدا میں مدغم کر دیا اور سمجھ لیا کہ یہ سب کچھ خدا ہے حالانکہ یہ محال ہے کہ کوئی چیز موجود بھی ہو اور معدوم بھی ہو کیونکہ یہ اجتماع ضدین ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ اوپر بتایا گیا خدا تعالےٰ کے مقابل میں کوئی چیز بھی موجود نہیں۔

ان لوگوں کے اس عقیدہ کے اختیار کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں غلط فہمی سے اس بات کا بھی خوف تھا کہ اگر دنیا کی چیزوں کو خدا تعالےٰ کے بالمقابل ایک مستقل چیز اور خدا کا غیر سمجھا گیا تو شرک ہو جائیگا اس شرک سے بچنے کے لئے اور موحد بننے کے لئے انہوں نے مندرجہ بالا غلط تجویز نکالی۔ حالانکہ شرک کا مطلق خوف نہ تھا۔ کیونکہ مخلوقات جیسا کہ اوپر بتایا گیا خدا تعالےٰ کے مقابلہ میں نہ مستقل ہونے کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور نہ غیر اللہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد عدم پر ہے اور مخلوق ہونے کی وجہ سے وہ کسی صورت سے بھی خدا تعالےٰ کی شریک نہیں ہو سکتیں۔

وصل الٰہی کی حقیقت کے مضمون مندرجہ بالا میں اچھی طرح سے ثابت کر دیا گیا کہ جسمانی نعمتوں سے جسمانی لذت لینا ہی وصل الٰہی ہے۔ اس کے ثبوت میں ایک اور حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۰ سطر ۱۷ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی کتاب میں بھی لکھا گیا ہے کہ دوسرے جہان میں بھی یہ دونوں لذتیں ہوں گی۔ مگر مشابہت میں اسقدر ترقی کر جائیں گی کہ ایک ہی ہو جائیں گی۔ یعنے اس جہان میں جو ایک شخص اپنی بیوی سے محبت اور اختلاط کرے گا وہ اس بات میں فرق نہیں کر سکیگا کہ وہ اپنی بیوی سے محبت اور اختلاط پیدا کرتا ہے یا محبت الٰہیہ کے دریائے بے پایاں میں غرق ہے اور واصلان حضرت عزت پر اس جہان میں یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو اہل دنیا اور محجوبوں کے لئے ایک امر فوق الفہم ہے"

(باقی)

ربوہ میں ریلوے اسٹیشن

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ربوہ ہالٹنگ اسٹیشن منظور ہو گیا ہے جہاں ریل گاڑیاں تین منٹ کے لئے ٹھہرا کریں گی۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست جہاں کہیں سے بھی وہ چلیں وہ "ربوہ" اسٹیشن کا ٹکٹ طلب کریں۔ ربوہ کے لئے ٹکٹیں چھپ چکی ہیں جو بڑے بڑے اسٹیشنوں سے طلب کرنے سے مل سکتی ہیں

اگر آپ کے قریب ریلوے اسٹیشن سے ربوہ کی ٹکٹ نہ مل سکے تو ریلوے سٹاف کو کہا جائے کہ وہ ربوہ کی ٹکٹ بنا دیں۔ اس بارہ میں ریلوے کے محکمہ کی طرف سے اسٹیشن ماسٹروں کو ہدایت بھجوائی جا چکی ہے۔

(نظارت امور عامہ)

درخواست دعاء

الحمد للہ کہ حضرت امیر المومنین اور جماعت سلسلہ کی متواتر دعاؤں سے دس ماہ کے بعد میری اہلیہ کا بخار اتر گیا ہے احباب سلسلہ دعا فرمائیں کہ میری بیوی کی صحت کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے برقرار رکھے، آمین۔ جو احباب دعا فرماتے رہے ہیں میں انکا تہ دل سے ممنون ہوں۔ خاکسار غلام مصطفےٰ لاہور

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

شکریہ احباب!

میرے والد محترم حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی کی وفات پر جہلم۔ ربوہ اور لاہور کے پتہ پر معزز درویشان قادیان بزرگان احمدیت اور دوستوں کی طرف سے بہت سے خطوط تعزیت اور اظہار ہمدردی کے مجھے موصول ہوئے ہیں۔ میں سب بزرگوں اور دوستوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ والد محترم کے رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل از لاہور

پتہ مطلوب!

جلال الدین صاحب احمد ولد حکیم محمد الدین صاحب نومسلم کا پتہ کسی صاحب کو معلوم ہو یا وہ خود اس اشتہار کو پڑھیں تو مجھے فوراً اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں مجھے ان سے نہایت ضروری کام ہے۔ حکیم و ڈاکٹر حسام الدین تاز بھٹہ وائین تحصیل صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان۔ ریاست بہاولپور

تعلیمی کانفرنس کی تجاویز اور جماعت احمدیہ کے تعلیمی ادارے

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

۵ مارچ ۱۹۴۹ء کو انجمن حمایت اسلام لاہور کے زیر اہتمام آنریبل مسٹر جسٹس ایس۔اے رحمٰن جج عدالت عالیہ لاہور کی صدارت میں ایک تعلیمی کانفرنس ہوئی۔ اس میں صاحب صدر کے علاوہ میاں عبدالحکیم صاحب بی۔اے بی۔ٹی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ۔ میاں عبدالباری صاحب ایم۔اے۔ بی ٹی ہیڈ ماسٹر سنٹرل ماڈل سکول لاہور۔ ایس۔ جی۔ خالق صاحب ایم۔اے (کنٹیب) علامہ علاؤالدین صاحب صدیقی ایم۔اے ایم و ایل اسلامیہ کالج لاہور۔ شیخ منیرالدین صاحب ایم ایس سی پروفیسر گورنمنٹ انجنیرنگ کالج۔ حمید احمد خاں صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ ممتازالدین صاحب ایم۔ایس سی پروفیسر گورنمنٹ انجنیرنگ کالج۔ میاں عبدالعزیز صاحب ایم۔اے فلک پیما (ریٹائرڈ فنانشل کمشنر) نے مختلف علمی مسائل کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ازاں بعد ڈاکٹر محمد دین صاحب تاثیر پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کی تجویز اور شبلی صاحب ہیڈ ماسٹر چشتیہ ہائی سکول کی تائید سے مقاصد تعلیم کے متعلق اور پروفیسر محمد شفیع صاحب بھٹی فارمن کرسچین کالج لاہور کی تجویز اور ایوب احمد صاحب مخدومی ایڈووکیٹ لاہور کی تائید سے ذرائع حصول مقاصد کے سلسلہ میں قراردادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔ تحریک اول کا ماحصل پاکستان میں بالعموم اور مغربی پنجاب میں بالخصوص ہر مسلمان بچہ کو فریضۂ طلب علم کو ادا کرنے کے قابل بنانا اسے مخلص شہری بنانا۔ اسکی انفرادی شخصیت کی نشوو نما کرنا اور تعلیمی اداروں کو اسلامی مساوات کا حامل بنانے کا ذمہ وار قرار دینا۔ اور تحریک درباره ذرائع حصول مقاصد کی رو سے قابل اساتذہ اور اعلیٰ تعلیمی نصاب کا مہیا کرنا ہے۔

کانفرنس ہذا میں جس قدر مقالے پڑھے گئے۔ بالعموم نہایت محنت اور قابلیت سے تیار کئے گئے۔ معلوم ہوتے تھے۔ اور صوبہ بھر کے معلمین کے ذہن رسا کے آئینہ دار تھے۔ اس عبوری دور میں پاکستان کو جسقدر مشکلات میں سے درس و تدریس کے لحاظ سے گذرنا پڑا ہے۔ اور جن امور میں جلدی یا بدیر ہمیں ردو بدل کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔ کم و بیش تمام مقالہ نگاروں نے ان کا ذکر کرکے ان کو احسن طور پر حل کرنے کی کوشش کی۔ مقررین نے بعض ایسی تجاویز بھی پیش کیں۔ جن پر پہلے سے ہی بعض جگہ عمل ہو رہا ہے۔ اور اگر کانفرنس میں مقالہ جات کے بعد ان پر تبصرہ کرنے یا پیش کردہ مسائل کے حسن و قبح پر بحث کرنے کی اجازت ہوتی۔ تو بعض امور کے عملی پہلو بھی زیر بحث آجاتے۔ اور اسی طرح بعض لوگ اپنے تجارب اور شواہد کی بنا پر بعض نظریوں کی صحت یا عدم صحت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے لیکن چونکہ پروگرام کی رو سے ممکن نہ تھا۔ اس لئے میں یہاں بعض ایسے امور کے متعلق مختصراً اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ جو اگرچہ سامعین کے سامنے ایسے رنگ میں پیش ہوئے کہ گویا ان پر کسی ادارہ میں کبھی عمل ہی نہیں ہؤا اور وہ نئی تجاویز کا حکم رکھتے ہیں لیکن خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمارے ہاں پہلے ہی سے تجربہ سے مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

مثلاً۔ صاحب صدر نے اس خواہش کا اظہار کیا اور بعد میں آنے والے مقررین نے بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں مذہبی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ اور اساتذہ کا کردار اسلامی ہو۔ اور بقول پروفیسر خالق صاحب اساتذہ کو چاہیئے کہ ہر مضمون کو مسلمان کرتے جائیں۔ پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی صاحب اقتدار اور ذمہ دار اصحاب کا ایسی خواہش کا اظہار کرنا موجب مسرت ہے اور خدا کرے کہ ہر اسلامی ادارہ ان حضرات کی ان نیک خواہشات کو صحیح طور پر عملی جامہ پہنانے کا تہیہ کرلے۔ لیکن جہاں تک جماعت احمدیہ کے تعلیمی اداروں کا تعلق ہے۔ دینیات کا مضمون پہلے ہی سے ہمارے ہاں لازمی ہے۔ کوئی طالب علم بالا جماعت میں ترقی نہیں پا سکتا۔ جب تک وہ مقررہ نصاب کو کامیابی سے پورا نہ کرے۔ دینیات کا نصاب جو قرآن کریم کا ترجمہ۔ احادیث اور ادعیۃ الرسول اور سیرت کی کتابوں پر مشتمل ہے خاصہ لمبا اور مشکل ہے۔ لیکن اس میں سے گذرنا ہمارے طلباء کے لئے ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا عام تعلیمی لازمی مضامین میں سے۔ طلباء بھی اسکو اپنے لئے بار نہیں سمجھتے۔ ہمارا سالہاسال کا تجربہ اس پر شاہد ہے اور اسکی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جیساکہ کانفرنس کے بعض مقررین کی آرزو تھی ہمارے ہاں دیگر مضامین کو اسلام اور اسلامیات کے تابع رکھا جاتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن کریم تمام علوم اور فنون کا خزانہ ہے اور دنیا کی تمام ایجادات اور علوم اسی سرچشمہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اسلئے سائنس ہو یا ادب تاریخ ہو یا جغرافیہ۔ ہر مضمون پڑھاتے ہوئے ہمارے ہاں نفس مضموں کو اسلام اور قرآن کے نظریہ سے مطابقت دی جاتی ہے۔ اور اختلاف کی صورت میں اسلامی نظریہ کی برتری ساتھ ساتھ بیان کر دی جاتی ہے۔ اس طرح طلباء ان مضر اثرات سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ جو مغربیت کے اثر اور کمسنی کی وجہ سے ان کے اندر پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور وہ اسلام کی صحیح تعلیم سے بھی واقف رہتے ہیں۔ گویا ہم عملاً صاحب صدر کی اس نصیحت پر پہلے سے ہی کاربند ہیں کہ مذہبی تعلیم میں وسعت ہونی چاہیئے۔ تنگ نظری اور حد بندی نہیں ....

دوسری چیز جو عام طور پر پیش کی گئی۔ اردو کو فروغ دینا اور اسے لازمی قرار دینا ہے۔ اردو ہماری قومی زبان ہے اور جس چیز کو فروغ دینے کا عام طور پر آج کل خیال پیدا ہو رہا ہے۔ ہم اس پر دو تین سال سے کاربند ہیں۔ ابھی اردو کو ملکی اور قومی زبان بنانے کا سوال ہی پیدا نہ ہؤا تھا کہ ہم نے اپنے سکول میں اسے اپنے سکول کی زبان قرار دے کر کم از کم سکول کے اوقات میں اساتذہ اور طلباء کے لئے اردو بولنا لازمی قرار دیدیا تھا۔

محترم میاں عبدالباری صاحب کے سے ماہر تعلیم کی زبان سے یہ تجویز سنکر مجھے بہت تعجب ہؤا کہ جس چیز کو ہم لوگ ظاہری علوم و فنون کے مرکز سے دور عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ وہ ابھی تک یہاں محض تجویز کی صورت ہی میں پیش ہو رہی ہے۔ انگریزی زبان کی تعلیم جلد ہی جس قدر غیر اہم ہونے والی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں سائنس اور اردو کو جس قدر اہمیت حاصل ہو گی۔ اس کا ذکر تحصیل لا حاصل ہے۔ لیکن ارباب حل و عقد ابھی یہی سوچ رہے ہیں کہ پانچویں جماعتوں میں جو چند دنوں تک معرض وجود میں آرہی ہیں انگریزی کی گھنٹیاں ۸ کی بجائے ۶ کردی جائیں۔ حالانکہ ہم لوگ گذشتہ سال سے ابتدائی جماعتوں میں انگریزی کی گھنٹیوں کو عملاً کم کرکے یہی وقت اردو اور سائنس کو دے رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک ایسی غیر ملکی زبان جو عہد غلامی کی یادگار رہے دوسرے ضروری مضامین کی جگہ لئے رکھے

اسی طرح سائنس کے متعلق اس تجویز پر بھی کہ اسے مڈل تک لازمی قرار دیا جائے۔ ہمارے ہاں پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ آٹھویں تک تمام طلباء سائنس پڑھتے ہیں۔ اور ہائی میں سائنس پڑھنے والوں کی اوسط ستر فیصدی ہوتی ہے۔

پروفیسر حمید احمد خاں صاحب کا زبانوں کے متعلق تجزیہ اور نظریہ قابل قدر ہے۔ انہوں نے انگریزی۔ عربی۔ فارسی اور اردو کی نسبتی اہمیت اور انفرادی حیثیت پر جو تبصرہ کیا۔ اس پر بھی ہم پہلے سے کاربند ہیں۔ ماڈل میں وہ عربی کو لازمی قرار دیئے جانے کے حق میں تھے۔ اور یہی ہمارا دستور العمل ہے۔ فارسی کو وہ محض اردو ادب و فلسفہ سمجھنے میں ممد اور معاون ثابت ہونے کی حیثیت دے کر صرف نویں دسویں میں محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اسی پر ہم کاربند ہیں۔ اسی طرح پروفیسر منیرالدین کا یہ اچھوتا استدلال کہ علامہ اقبال کا شعر گر مسلمان کو قرآن و شمشیرے ہیں اہمیں شمشیر سے مراد ہر وہ قوت ہے۔ جو انسان کے تحفظ کا موجب ہو مثلاً علم سائنس مسلمانوں کی توجہ کو سائنس اور فنون کے علوم کی طرف راغب کرنے میں واقعی ممد ہو سکتا ہے۔

احباب جماعت فوری توجہ فرمائیں

جماعتیں مجلس مشاورت کیلئے جلد نمائندے منتخب کریں

الفضل میں کئی بار اعلان ہو چکا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت انشاءاللہ ۱۶،۱۵ اپریل کی درمیانی شب کو ربوہ میں منعقد ہوگی۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اپنے نمائندوں کے انتخاب سے مجھے اطلاع دی ہے۔ احباب جماعت اسبارہ میں فوری توجہ فرمائیں اور جتنی جلدی ہو سکے اپنے نمائندگان منتخب کرکے مجھے اطلاع دیں۔ انتخاب ان شرائط کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ جو وقتاً فوقتاً الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

تقرر امیر جماعت احمدیہ ہیلاں ضلع گجرات

سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین ایدکم اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چوہدری محمد صالح صاحب کو امیر جماعت احمدیہ ہیلاں ضلع گجرات۔ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

چندہ جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

روزنامہ الفضل کے مطالعہ سے احباب جماعت کو علم ہو چکا ہوگا۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مرکز پاکستان ربوہ میں ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی غیر معمولی کمی کو محسوس کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵ / ۳ / ۴۹ میں جماعت کو تاکیداً ارشاد فرمایا کہ جلسہ سالانہ پر جو عارضی عمارتیں بنائی جا رہی ہیں۔ ان پر بیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ اور اس کے مقابل پر اس وقت تک جو چندہ وصول ہوا ہے سو ساڑھے اٹھائیس ہزار روپیہ ہے۔ گویا اس وقت تک چندے کی رفتار بہت ہی سست ہے۔ خوراک۔ روشنی وغیرہ پر اندازہ لگایا جائے کہ کس قدر خرچ ہوگا۔ پس احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے پیش نظر پھر تاکیداً توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی میں خاص سعی فرمائیں:۔ (نظارت بیت المال)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں مدرسہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں .... پس میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے"

مدرسہ احمدیہ میں مڈل پاس بچوں کا داخلہ یکم مئی ۱۹۴۹ء سے شروع ہوگا۔ اور ۱۵ مئی ۱۹۴۹ء تک جاری رہے گا۔ پندرہ مئی ۱۹۴۹ء کو داخلہ ختم ہوگا۔ اور جو طالب علم یا ان کے سرپرست جلسہ سالانہ پر مرکز ربوہ میں تشریف لاویں۔ دفتر میں آکر مفصل معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ جلسہ کے اوقات کے بعد دفتر کھلا ہوگا۔ طلباء مڈل پاس ہونے کا سرٹیفکٹ ہمراہ لائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق دو ضروری تصدیقات

جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع مجھے بھجواتے وقت مندرجہ ذیل تصدیقات ضرور بھجوائیں:۔

(۱) پریذیڈنٹ یا امیر کی طرف سے فلاں صاحب کو (یہاں نمائندہ کا نام درج کیا جائے) جماعت کے اجلاس عام میں متفقہ طور پر یا کثرت آراء سے امسال مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے

(۲) سیکرٹری مال کی طرف سے کہ فلاں صاحب جن کو مجلس مشاورت کے لئے نمائندہ منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں

نوٹ:۔ نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے بقایادار وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندار جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

زمیندار احباب جلسہ پر گندم لیتے آئیں!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک گندم تین تین سیر کے متعلق بعض جماعتوں کی طرف سے ایسی اطلاعات آرہی ہیں کہ غلہ جمع ہے مرکز سے کوئی آدمی آکر لے جائے اس لئے عمومی طور پر دوستوں کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ان حالات میں مرکز کے لئے دشوار ہے کہ مختلف اطراف سے گندم یا آٹا فراہم کر کے لائے یہ نہ صرف دقت طلب ہے۔ بلکہ طول عمل بھی ہے۔ اس لئے احباب جماعت اگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ سکیم کے ماتحت ہی عمل پیرا ہوں۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ یعنی جو احباب جلسہ پر تشریف لائیں۔ وہ اپنے ساتھ تین سیر گیہوں یا آٹا فی کس کے حساب سے لیتے آئیں۔ تحریک یہی تھی۔ کہ ہر آنے والا اپنے ساتھ تین سیر آٹا یا گندم لائے۔ (نظارت بیت المال)

پاکستان مسلم لیگ ہر پاکستانی ریاست میں اپنی شاخیں قائم کریگی!

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ختم ہوگیا

کراچی ۴ اپریل:۔ آج صدر پاکستان مسلم لیگ کی زیر صدارت پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ختم ہوگیا کل اکیس ارکان مجلس عاملہ میں سے آج اٹھارہ شریک اجلاس ہوئے۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان مولانا عبد اللہ الباقی نائب صدر۔ مسٹر یوسف خٹک سیکرٹری۔ مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی بنگال۔ خان عبد القیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد۔ مسٹر یوسف ہارون وزیر اعظم سندھ۔ قاضی محمد عیسیٰ۔ خان افتخار حسین آف ممدوٹ۔ میاں ممتاز دولتانہ۔ صوفی عبد الحمید۔ مسٹر یوسف علی چوہدری۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان مسٹر ایم۔ اے مجید۔ سردار اورنگ زیب خان مسٹر اے ایم قریشی اور مسٹر نبی بخش۔

آج مجلس عاملہ کے اجلاس میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کیلئے دو نگران کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔ ہر نگران کمیٹی صوبائی لیگوں کا آئین مرتب کریگی۔ مسلم لیگ کی تنظیم میں نظم و ضبط برقرار رکھے گی۔ صوبائی لیگوں کے آئین و ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف انضباطی کارروائی کرے گی۔ پاکستان میں شامل ہونے والی ریاستوں اور صوبہ کے قبائلی علاقہ کے لئے آرگنائزنگ کمیٹیاں قائم کرے گی۔ اور مسلم لیگ کی تنظیم میں ان کی مناسب نمائندگی کے لئے سفارشات پیش کرے گی۔ آج مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ پاکستان میں شامل ہونے والی ریاستوں میں خود اپنی شاخیں قائم کرے۔ مغربی پاکستان کے لئے قائم کردہ نگران کمیٹی کو اس ضمن میں مزید سفارشات پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔

سابق آل انڈیا مسلم لیگ کے سرمایہ کے متعلق یہ طے پایا کہ مس فاطمہ جناح۔ مسٹر لیاقت علی خان اور مسٹر محمد علی چاٹگامی بدستور اس سرمایہ کے امین بنے رہیں۔ اس روپیہ سے جو سود حاصل ہوگا۔ اس میں سے پاکستان مسلم لیگ کی ضرورت کے مطابق اسے سرمایہ دیا جاتا رہیگا۔ مزید طے پایا کہ اس سرمایہ میں سے فی الحال انڈین یونین کی مسلم لیگ کو کچھ نہ دیا جائے۔

صدر نے آج انکشاف کیا کہ ۵۰-۱۹۴۹ء کیلئے مسلم لیگ کے بجٹ میں ۴۴ ہزار روپے کا خسارہ ہوگا۔ آمدنی کا اندازہ ۳۵ ہزار اور اخراجات کا اندازہ ۷۹ ہزار روپے بتایا گیا یہ خسارہ آل انڈیا مسلم لیگ کے سرمایہ پر سود سے پورا کیا جائے گا۔ چوہدری خلیق الزمان نے تقسیم ہند کے بعد ناظم پاکستان مسلم لیگ کی حیثیت میں تیس ہزار روپے خرچ کئے تھے۔ پاکستان مسلم لیگ کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر نبی بخش اور مسٹر غیاث الدین پٹھان اس سرمایہ کے خرچ کی تحقیق کریں گے۔

دہلی کی بین المملکتی کانفرنس

کئی امور پر سمجھوتہ ہوگیا

دہلی ۴ اپریل:۔ آج پاکستان اور ہندوستان کی بین المملکتی کانفرنس کا اجلاس دو گھنٹے جاری رہا۔ جس کے بعد ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ آج کے اجلاس میں مختلف سرکاری رپورٹوں پر غور و خوض کیا گیا۔ کئی ایسے امور پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ جن پر کل ابتدائی گفتگو ہوئی تھی۔ آج کئی مسائل کے بارے میں کامل سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ مسٹر پٹیل اور مسٹر عبد القادر پر مشتمل سٹیئرنگ کمیٹی سے کہا گیا ہے کہ وہ سمجھوتے کا ایک مسودہ تیار کرے جسے کل کانفرنس کے آخری اجلاس میں پیش کیا جائے گا:۔

مانڈلے پر سرکاری فوجوں کا قبضہ

رنگون ۴ اپریل:۔ خبر آئی ہے کہ برما کی سرکاری فوجیں مانڈلے پر پھر قابض ہوگئی ہیں:۔

فروری ۱۹۴۹ء تک تین ہزار سندھی ہندو سندھ میں واپس آچکے ہیں

کراچی ۴ اپریل:۔ سندھ کی ہندو پنچائیت کے صدر نے حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین کو جو اطلاع دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آواخر فروری ۱۹۴۹ء تک تین ہزار سندھی ہندو صوبہ سندھ میں واپس آچکے ہیں۔ بے شمار ہندو پناہ گزینوں کو مغربی پاکستان واپس آنے کے پرمٹ دیئے گئے ہیں اور ان میں سے کئی غیر مسلموں کو ازسر نو آباد ہونے کے لئے پرمٹ مل چکے ہیں۔

دوسری طرف ہندوستان سے مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مختلف صوبجات سے پانچ ہزار مسلمان ہر ہفتہ کراچی پہنچ رہے ہیں۔ اس کی وجہ ہندوستان میں آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات بیان کی گئی ہے۔ کثیر تعداد میں ہندوؤں کی واپسی مسلمان مہاجرین کی آبادکاری کے منصوبوں کو درہم برہم کر رہی ہے۔

عراق کی غذائی پیداوار میں اضافہ

بغداد ۴ اپریل:۔ عراق کی وزارت زراعت نے جو اعداد و شمار جاری کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول گیہوں اور جو کی پیداوار میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۴۴ء کے مقابلے میں ۱۹۴۶ء میں چاول ۱۶۰ فیصدی اور جو ۲۰.۴ فیصدی زیادہ پیدا ہوئے (استقلال)

وزیر اعظم آسٹریلیا ہندوستان آئیں گے

نئی دہلی ۴ اپریل:۔ آسٹریلوی وزیر اعظم دولت مشترکہ کانفرنس میں شرکت کے لئے لندن جاتے ہوئے ہندوستان سے ۲۱ ... گزریں گے۔ توقع ہے کہ وہ ایک رات یہاں بسر کریں گے (اسٹار)

معاہدہ اطلانتک خون سے لکھا گیا ہے
یہ روس کے خلاف جنگی اتحاد ہے

بخارسٹ ۴ر اپریل۔ رومانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ یورپ کو جو امریکی اسلحہ بحری جہازوں پر بھیجا جا رہا ہے وہ ایک روز امریکی سپاہیوں کے خلاف ہی استعمال ہوگا۔ موصوف نے کہا۔ ناقابل تسخیر روسی فوج ہر اس ملک کو آزاد کرائے گی جس میں وہ داخل ہوگی جیسے رومانیہ کو آزاد کرا چکی ہے۔

موصوف نے کہا۔ معاہدہ اطلانتک "لوگوں کے خون" سے لکھا گیا ہے۔ آپ نے کہا سوویٹ یونین امن پسند لوگوں کی ڈھال اور تلوار ہے۔

نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ معاہدہ اطلانتک روس کے خلاف جنگ کی تیاری کرنے والوں کا نامبارک اتحاد ہے۔ روس کے خلاف جنگ بنی نوع انسان کے خلاف جنگ ہے اور ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے۔

وزرائے اعظم کی کانفرنس میں دولت مشترکہ کے ارکان میں تعاون کیلئے فارمولا تیار کیا جائے گا

لندن ۴ر اپریل:۔ اس ماہ جب لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ تو ان کے پیش نظر سب سے بڑا مقصد یہ ہوگا۔ کہ دولت مشترکہ کے آٹھ آزاد ممالک میں تعاون کا کوئی یقینی فارمولا تیار کیا جاسکے۔ یہ فارمولا نہایت ضروری ہے۔ خاص طور سے اس صورت میں جب کہ ہندوستان بھی اس میں اپنا پارٹ ادا کرنے پر رضامند ہو۔ یاد رہے کہ ہندوستان آئندہ اگست میں ایک "آزاد جمہوریہ" بن جائے گا۔ اس سے ایک ایسا آئینی نکتہ پیدا ہو تا ہے جس کا دولت مشترکہ کے تمام ممالک حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ اس موضوع پر ہندوستان کے اپنے نقطہ کا بڑی بے تابی سے انتظار ہو رہا ہے۔ دولت مشترکہ کے تعاون پر آئینی مسائل اور اقتصادی مفادات کے پس منظر بحث و مذاکرہ ہوگا۔

کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈا جائے گا جس سے موجودہ مشکلات بھی دور ہو جائیں۔ اور ان بنیادی اصولوں کو بھی گزند نہ پہنچے۔ جنہیں بعض نو آبادیات اپنے لئے ضروری سمجھتی ہیں۔

وزرائے اعظم ایک ایسی بنیاد تلاش کریں گے جس پر آٹھ آزاد اور برابر کے درجے والی قومیں جو ایک ہی نظریے اور جمہوری اصولوں کی معتقد ہیں۔ امن عالم اور اقتصادی بحالی کی عمارت کھڑی کر سکیں:۔

میثاق اوقیانوس کی نوعیت صرف دفاعی ہے
اتحادی وزرائے خارجہ کا روس کو جواب

واشنگٹن ۴ر اپریل:۔ روس نے میثاق اوقیانوس کے متعلق جو یادداشت بھیجی تھی۔ شمالی اوقیانوس کے ممالک کے وزرائے خارجہ نے اس کا ایک مشترکہ جواب شائع کیا ہے۔ جس میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے۔ کہ میثاق اوقیانوس کی نوعیت بالکل دفاعی ہے۔ جوابی یادداشت میں کہا گیا ہے کہ میثاق کسی ملک یا ممالک کے کسی خاص گروہ کی مخالفت کے لئے نہیں۔ بلکہ صرف جارحانہ حملوں سے بچاؤ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ روس نے جو نقطہ نظر پیش کیا ہے۔ وہ چارٹر اور میثاق کے مطالعہ پر نہیں۔ بلکہ بعض اور امور پر مبنی ہے ان الزامات اور غلط بیانیوں کا جواب خود میثاق کا متن ہے۔

برطانیہ میں ریڈیو کی افراط

لندن ۴ر اپریل:۔ فروری کے آخر میں برطانیہ میں وائرلیس کے لائسنسوں کی تعداد ۱۱۶۳۹۰۰۰ تھی۔ گذشتہ چار ہفتوں میں ۶۰۹۵۷ لائسنسوں کا اضافہ ہوا۔ اسوقت برطانیہ میں ٹیلیویژن کے لائسنسوں کی کل تعداد ۱۲۰۰۰۰ ہے۔

لکسمبرگ کو مزید قرضہ

واشنگٹن ۴ر اپریل:۔ سود رآمد برآمد بنک نے لکسمبرگ کو پانچ لاکھ ڈالر کا قرض دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ اس سے پہلے لکسمبرگ کو بیس لاکھ ڈالر قرضہ دیا جا چکا ہے۔ ادائیگی ۱۹۵۶ء میں شروع ہوگی۔

ریڈیو کی عالمی کانفرنس میں پاکستان کی کامیابی

میکسیکو ۴ر اپریل:۔ کل ریڈیو کی عالمی کانفرنس میں پاکستان کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ جب اُسے پندرہ ارکان پر مشتمل عالمی کمیٹی کا اتفاق رائے سے رکن منتخب کیا گیا۔ پانچ مہینے پہلے جب وہ اس کانفرنس میں شامل ہوا تھا۔ تو شرکت کرنے والے ستر ممالک میں وہ سب سے نیا تھا۔ اُس سے کوئی واقف نہ تھا۔ یہاں تک اسکے پاس ٹرانسمٹر نہ تھے۔ اور "شارٹ ویو براڈ کاسٹنگ" میں اسکو کوئی حیثیت حاصل نہ تھی۔ اب پاکستان کو عظیم ترین مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔

توقع ہے کہ میکسیکو کانفرنس "شمسی حساب سے ایک موسم" کیلئے منصوبہ تیار کرنے کے بعد اپنا اجلاس ختم کر دے گی یہ منصوبہ دیگر پانچ شمسی موسموں کے منصوبوں کے لئے بنیاد کا کام دے گا۔ جن پر یہ سارا منصوبہ جاری ہے۔

جاپان میں کمیونسٹ عناصر

ٹوکیو ۴ر اپریل:۔ جاپان پر قابض اتحادی فوجوں کے ایک افسر نے انکشاف کیا۔ کہ جاپانی کمیونسٹ جاپان کے بعد از جنگ تعلیمی نظام پر اپنا کنٹرول کر لینے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ ٹوکیو کی فوجی حکومت کے تعلیمی افسر کیپٹن ڈیل نے کہا ایک کمیونسٹ گروپ اساتذہ اور طلباء میں اس نوعیت کا پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ اس گروپ کا نام "انجمن تعلیم جمہوریہ جاپان" ہے۔ اور اس نے کمیونسٹ نظریات کی تبلیغ کے لئے کالجوں اور سکولوں میں ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں ان کمیونسٹ عناصر کی مختلف سرگرمیوں سے گذشتہ دنوں بعض کالجوں کا نظام تعلیم معطل ہو گیا تھا۔

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کی لڑکی عمر قریباً ۲۳ سال قوم پٹھان میٹرک پاس اچھی تعلیمیافتہ دینیات سے واقف سلسلہ کی دینی خدمات کرنے والی قابل شادی ہے جو اشخاص بخواہش اصحاب میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ فقط (مفتی محمد صادق معرفت پوسٹماسٹر۔ چنیوٹ)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب
افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فضلا ولد حسن محمد قوم لوہار سکنہ لدھا تحصیل گجرات

بنام

رام لال۔ میلا رام۔ جگن ناتھ۔ امرناتھ پسران بھگوانداس تھوڑمل ولد شنکرداس اقوام آروڑہ سکنہ ناگریالوالہ تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن $\frac{\text{۱۷}}{}$ ہے کنال رقبہ موضع لدھا تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم چونکہ مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ $\frac{\text{۴}}{\text{۴۹}}$ ۱۱ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۲۸ $\frac{\text{۳}}{\text{۴۹}}$

دستخط حاکم

مہر عدالت

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب
افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فتو و حسین پسران احمد دین قوم لوہار سکنہ لدھا تحصیل گجرات

بنام

ہری چند ولد نبھرداس قوم آروڑہ سکنہ ناگریالوالہ۔ تحصیل گجرات

دعویٰ فک الرہن $\frac{\text{۱۷}}{}$ ہے کنال رقبہ موضع ناگریالوالہ۔ تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہ چونکہ سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلا گیا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اُسے کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ $\frac{\text{۴}}{\text{۴۹}}$ ۱۱ کو حاضر عدالت ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

۲۸ $\frac{\text{۳}}{\text{۴۹}}$

دستخط حاکم

مہر عدالت

جنرل فرانکو میثاق اوقیانوس میں شرکت کرنا چاہتے ہیں

بارسلونا ۴ اپریل۔ جنرل فرانکو اسی سیاسی چال بازی سے کام لے کر جس کی مدد سے وہ اسپین پر قابض ہیں میثاق اوقیانوس میں شرکت کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس سلسلے میں ان کو کسی قسم کی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ جب جنرل فرانکو نے سنا کہ پرتگال کو میثاق میں شرکت کرنے کی دعوت دی گئی ہے تو انہوں نے پرتگالی صدر ایم سالازار کو لسبن میں مقیم اسپینی سفیر کے ذریعہ یہ بتایا کہ میثاق اوقیانوس میں پرتگال کی شرکت جنگ کی صورت میں ان پابندیوں سے ٹکرا سکتی ہے جو اس پر اسپین کے ساتھ معاہدے کے ماتحت عائد ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک وقت تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پرتگال اس وقت تک میثاق پر دستخط نہیں کرے گا جب تک اسپین کی شرکت کو اہم جنگی ضرورت تسلیم نہ کر لیا جائے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی طاقتوں نے (س) سے اختلاف کا اظہار کرتے ہوئے صاف صاف کہہ دیا کہ مغربی طاقتیں اپنے آپ کو اس طرح پابند نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ جنرل فرانکو نے طے کیا ہے کہ وہ ایک قرطاس ابیض شائع کریں گے جس میں کہا جائے گا کہ تمام تہذیب یافتہ قوموں کو خواہ وہ میثاق اوقیانوس کی رکن ہوں یا نہ ہوں کمیونسٹ خطرے کے مدنظر ایک ہو جانا چاہئیے۔ اسپین نے باوجود اس بے عزتی کے جو اس کے ساتھ کی گئی ہے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پرتگال کو جنگ کی صورت میں امداد دیگا۔ عملاً فوجی حیثیت کی اسکو دوسرے میثاق اوقیانوس کے اراکین سے مل سکتی ہے۔ (اسٹار)

ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان فضائی رابطہ

نئی دہلی ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ انڈین اینڈ سپیشلٹ ایئر لائنز جس کو ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان ایک تجارتی سروس جاری کرنے کا لائسنس دیا گیا ہے کل اپنا پہلا طیارہ "امتحانی پرواز کے لئے روانہ کریگا۔ یہ طیارہ جس میں شہری ہوا بازی کے شعبہ کے چند افسر ہوں گے۔ کلکتہ۔ بنکاک سنگاپور ہوتا ہوا آسٹریلیا جائے گا۔ اور توقع ہے کہ ۱۲ اپریل کو واپس نئی دہلی پہنچ جائے گا۔ (اسٹار)

طلبائے فلسطین کیلئے مالی امداد

لندن ۴ اپریل۔ فلسطین کے ان طلباء کے لئے جو بے وسیلہ رہ گئے ہیں بین الاقوامی سٹوڈنٹس سروس نے ایک فنڈ جمع کیا ہے۔ عراق پٹرولیم کمپنی نے اس فنڈ میں ایک سو پونڈ دئیے ہیں۔ اس رقم کی بدولت سے اب کل چندہ ایک ہزار ایک سو پچاس پونڈ ہو گیا ہے۔ تعلیمی سال کے لئے پانچ ہزار پونڈ کی ضرورت ہے۔ باقی رقم مصر کے تعلیمی بیورو کے ڈائریکٹر ڈاکٹر احمد حسام الدین مصری طلباء کی طرف سے اس ہفتہ دیں گے۔ انہوں نے اسٹار کو بتایا کہ ان کی اپیل کا بہت اچھا اثر ہوا ہے (اسٹار)

ولندیزیوں نے جاوا میں تازہ دم گوریلا دستے بھیج دیئے

لنڈن ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ولندیزیوں نے جاوا میں تازہ دم فوج کا ایک ڈویژن اور بھیج دیا ہے۔ یہ خاص طور پر گوریلا طریقہ جنگ میں تربیت یافتہ ہیں اور ان کو بھیجنے کا مقصد یہ ہے کہ جمہوری علاقہ میں جنگ جاری رکھی جا سکے۔

جاوا میں موجودہ ایک لاکھ فوج سڑکوں اور خاص خاص مرکزوں پر قابض ہے۔ لیکن وہ جنگلوں میں نہیں گھس سکتی۔ یہ کام اس نئے ڈویژن کے سپرد ہوگا۔

بعض اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ مغربی جاوا میں ولندیزی فوجی صورت حال بہتر ہے۔ لیکن جمہوری حلقوں کے ذریعہ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ولندیزیوں کے خلاف رکاوٹیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ (اسٹار)

سوڈان میں ارضی تحقیقات

خرطوم ۴ اپریل۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق سوڈانی حکومت ملک کی ارضی تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کرنے والی ہے۔ (اسٹار)

برطانوی لیبر کانفرنس نے سوڈانی قانون منظور کر دیا

خرطوم ۴ اپریل۔ مقامی لیبر کانفرنسوں کو برطانوی ٹریڈ یونین کانفرنس کی طرف سے ایک پیغام موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کانفرنس نے نئے سوڈانی لیبر قانون کو منظور کر دیا ہے۔ جو پیغام کے مطابق ویسا ہی ہے جیسا برطانوی نو آبادیات میں رائج ہے۔ (اسٹار)

گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر مغل پورہ کا معائنہ

لاہور ۴ اپریل۔ ہفتہ کے دن بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے سنٹرل گورنمنٹ ٹریننگ سنٹر مغل پورہ کا معائنہ کیا۔ موصوفہ کو سپرنٹنڈنٹ ٹریننگ سنٹر کے دوسرے شعبے بھی دکھائے۔ بیگم صاحبہ سنٹر میں بارہ مختلف حرفتوں صنعتی تربیت پانے والے مہاجر لڑکوں کے کام کو دیکھ کر بے حد متاثر ہوئیں۔ انہوں نے ملک بھر میں ایسے مراکز کھولنے کی خواہش ظاہر کی۔

اس مرکز میں صابن۔ چھینٹ اور کھڈیوں کا بنا ہوا کپڑا عوام کے لئے مقابلۃً سستے داموں پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ مرکز کے شعبہ سلائی میں آزاد کشمیر کی فوجوں کے لئے کپڑے تیار ہو رہے ہیں۔

امتناع شراب

کٹک ۴ اپریل۔ امتناع شراب کی پالیسی کے مطابق حکومت اڑیسہ نے صوبے کے مختلف مرکزوں میں آج سے ۱۷ غیر ملکی شراب کی دوکانوں۔ ۵ دیسی شراب کی دوکانوں اور تین تاڑی کی دوکانوں کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے (اسٹار)

ہند چینی میں کمیونسٹوں کی سرگرمیوں میں اضافہ

فرانس بہت جلد مزید کمک روانہ کر رہا ہے

پیرس ۴ اپریل۔ اطلاعات اس خبر کی تصدیق کرتی ہیں کہ ہند چینی میں فرانس کافی کمک بھیجے گا۔ اس کا تعین کا تذکرہ پہلے کیا گیا تھا۔ حالیہ اطلاعات میں یہی تعداد بتائی گئی ہے۔ سرحد کے پار گوریلا سرگرمیوں میں اور کمیونسٹوں کے حملوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔

اس بات کا بھی ڈر ہے کہ سابق شہنشاہ باؤ ڈائی کی ویٹ نام واپسی پر اور زیادہ سخت قسم کے مظاہرے ہوں گے۔

فرانس کی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ریووس جو ان دنوں امریکہ میں ہیں۔ ایک خاص فوجی مشن پر ہند چینی جائیں گے۔ وہ وہاں ٹھہرے ہوئے فرانسیسی فوجیوں کی حالت اور ان کے سامان کے متعلق تحقیقات کریں گے۔

یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہند چینی میں فرانسیسی فوجیوں کی ہمتیں بلند نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کو سمندر پار کی طویل سروسوں میں چھٹی کم ملتی ہے۔ نئی تحریک سے فراموش کردہ فوج کا احساس دور ہو جائے گا۔ (اسٹار)

روس نے امریکہ کو اسلحہ نہ بھیجنے پر مجبور کیا ہے

کوپن ہیگن ۴ اپریل۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم کے یورپ میں نمائندے مسٹر ایوریل ہیری مین نے جو اوسلو میں سکینڈے نیویائی مشن کے افسران اعلیٰ کے اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ کل یہاں پہنچ کر بتایا کہ انہیں امریکہ میں مستقبل کے متعلق کوئی خوف نہیں ہے۔ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ انہیں امریکہ میں کساد بازاری کا ڈر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ امریکہ میں قیمتوں کو اعلیٰ معیار پر رکھا جا رہا ہے۔ اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ توازن قائم ہو جائے گا۔ کیونکہ یورپ میں پیداوار بڑھ رہی ہے۔

روس کو اسلحہ کی ترسیل بند کر دینے کے فیصلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر ہیری مین نے بتایا کہ امریکی حکومت ہمیشہ سے مغرب اور مشرق کے درمیان آزادانہ تجارت کو پسند کرتی رہی ہے۔ لیکن روس کے جارحانہ رویہ کو دیکھتے ہوئے وہ مجبور ہو گئی کہ جنگی سامان بھیجنا بند کر دے۔ (اسٹار)

محکمہ میڈیکل اور محکمہ صحت عامہ کو یکجا کرنے کا فیصلہ

لاہور ۴ اپریل۔ ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب نے ۲ ستمبر ۱۹۴۹ء سے محکمہ میڈیکل اور محکمہ صحت عامہ کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیا محکمہ ایک انتظامی افسر اعلیٰ کے ماتحت ہوگا جس کا عہدہ ڈائریکٹر میڈیکل سروسز کا ہوگا۔ اس اثناء میں ایک سپیشل افسر کو جو موجودہ دونوں محکموں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بشرطیکہ محکمہ جات کے نظم و نسق کی تنظیم جدید کے سلسلہ میں ایک سکیم پیش کرنے کیلئے مقرر کیا جائیگا۔ اس سکیم پر انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات اور ڈائریکٹر صحت عامہ دونوں غور کریں گے اور اس کے بعد اپنی متفقہ تجاویز گورنر کے پاس پیش کریں گے۔

عرب پناہ گزینوں کا مسئلہ ناقابل حل؟

قاہرہ ۴ اپریل۔ اقوام متحدہ میں فلسطینی عربوں کے مبصر السید احمد الشقیری اقوام متحدہ کے مفاہمتی کمیشن کی بحث و تمحیص میں شرکت کے بعد جب بیروت سے یہاں پہنچے تو انہوں نے اسٹار سے کہا کہ پناہ گزینوں کا مسئلہ سادہ ہونے کے باوجود اس کا حل ہونا تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ کیونکہ یہودی حکام یہ نہیں چاہتے کہ پناہ گزین اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ (اسٹار)

کینیڈا میں سیسے کی کان کی دریافت

اٹاوا ۴ اپریل۔ کینیڈا میں بحر منجمد شمالی کے ساحل کے قریب سیسے کی ایک بہت بڑی کان دریافت ہوئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے بڑی کان ہے۔ (اسٹار)

بجلی کی ضمانت کی رقوم

لاہور ۴ اپریل۔ محکمہ تعمیرات عامہ کا شعبہ بجلی کی وہ رقوم ضمانت کا ذمہ دار نہیں جو بجلی کے کرایہ داروں نے لاہور اور سیالکوٹ کی الیکٹرک سپلائی کمپنیوں میں گورنمنٹ کی تحویل میں آنے سے پیشتر جمع کرا رکھی تھیں زر ضمانت ابھی تک مذکورہ کمپنیوں کے پاس موجود ہے اور اسے محکمہ بجلی کے حوالہ نہیں کیا گیا۔ چنانچہ عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ لاہور اور سیالکوٹ کے کسٹوڈین جائیداد متروکہ کے دفتر میں ایسی رقوم ضمانت کی واپسی کے بارہ میں اپنے دعاوی پیش کریں۔ محکمہ بجلی ان اشخاص سے جو اس وقت مذکورہ کمپنیوں سے بجلی حاصل کر رہے ہیں۔ تازہ ضمانتیں داخل کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

شام کا انقلاب اور یہودی مذاکرات

دمشق ۴ اپریل۔ ڈاکٹر بنچ نے چیف آف اسٹاف جنرل رائیلے نے کہا کہ شام میں ایک نئی حکومت قائم ہو جانے کی وجہ سے مذاکرات کے متعلق اقوام متحدہ کے رویہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ کیونکہ گفت و شنید فوجی نوعیت کی اور فوجی لیڈروں کے درمیان ہوگی۔ (اسٹار)

کھانڈ کی تھوک و پرچون قیمتیں!

لاہور ۴ اپریل۔ راشننگ کنٹرولر نے لاہور شہر کے راشن بندی والے علاقہ میں برازیلی اور درآمد والی کھانڈ کی تھوک اور پرچون کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ تھوک کی شرح ۱۵/۴ اور پرچون کی ۷/۴ روپے فی من علی الترتیب مقرر ہوئی ہیں جو فوراً نافذ ہو جائیں گی۔